افکار و تاثرات

★ نظام العلماء اور سیاسی اتحاد

★ اسلامی نظام پر ریفرنڈم

نظام العلماء اور سیاسی اتحاد و اشتراک کا مسئلہ پارٹی کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے نظام العلماء پاکستان کی مرکزی جنرل کونسل کا اجلاس ۱۰ مارچ کو خانپور میں طلب کر لیا ہے جس میں مولانا مفتی محمود کی جگہ نئے سکرٹری جنرل کے انتخاب کے علاوہ دوسری جماعتوں کے ساتھ اشتراک و تعاون کے بارے میں بھی حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے قومی و دینی مفاد میں ہمیشہ دوسری جماعتوں کے ساتھ تعاون کیا ہے اور اب بھی اس سے گریز نہیں کریں گے۔ لیکن اس تعاون کے مقاصد میں جمہوری اقدار کی بحالی کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام کے موثر نفاذ اور منکرین ختم نبوت کے بارے میں آئینی فیصلہ پر عمل درآمد جیسے بنیادی نکات کو شامل کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ہم جمہوریت برائے جمہوریت کے نہیں بلکہ جمہوریت برائے اسلام کے قائل ہیں اور اسلامی مقاصد کو پس پشت ڈال کر کسی تعاون میں شرکت ہمارے لئے مشکل امر ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے ابھی تک جماعتی سطح پر کسی اتحاد میں شامل ہونے کا فیصلہ نہیں کیا۔ اور اس سلسلہ میں ۱۶ مارچ ۸۱ء کو حتمی فیصلہ ہوگا اور پارٹی کے راہنما اور جنرل کونسل جو فیصلہ بھی کرے گی وہ ہر رکن کو دل و جان سے قبول ہوگا۔ لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ جمہوریت کی بحالی کے لئے جمہوریت کے قاتلوں سے اشتراک و تعاون خود جمہوریت کے ساتھ مذاق کے مترادف ہوگا۔ ہم ۷۳ء کے آئین کی بحالی اور پارلیمانی جمہوریت کے تحفظ پر یقین رکھتے ہیں اور موجودہ حالات میں ملکی صورت حال میں مثبت پیش رفت کے لئے اسے ہی واحد راستہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اس مقصد کے لئے ان عناصر کے ساتھ اشتراک و تعاون کا رویہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے جن کے ہاتھوں سے ابھی تک جمہوریت کا خون ٹپک رہا ہے۔ اور جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں جمہوری اقدار اور جمہوری اداروں کے تقدس کو سر عام پامال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت صرف اصولوں کا نہیں بلکہ کردار کا بھی نام ہے۔ اور کردار سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف جمہوریت کے زبانی دعووں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

(مولانا زاہد الراشدی مرکزی سکریٹری اطلاعات نظام العلماء پاکستان)

اسلامی نظام پر ریفرنڈم؟ اس وقت باوجود اپنی طویل علالت و ضعف کے اس عریضہ کو لکھنے کا داعیہ اس لئے پیدا ہوا کہ جنرل ضیاء الحق صاحب کے اسلامی نظام پر ریفرنڈم کرانے والے بیان سے سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ علماء و مشائخ کا وہاں کیا ردعمل ہے؟ یہاں تو اہل علم حضرات اس سے بہت فکرمند ہو گئے ہیں۔